ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

ضمیمہ عام قیمت سالانہ پیشگی چار روپے

قادیان ضلع گورداسپور

BADR QADIAN

بدر

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعہ وصلش زجام نور الدین

جلد ۱۴ | یکم ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۷۔ اسوج سمت | نمبر ۱۴

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان درآ | جائنٹ اڈیٹر میاں معراج الدین صاحب عمر | کہ ہست محیی موتی کلام نور الدین

کلام امیرؓ

انبیاءؑ کے طرز پر چلو

فرمایا۔ انسان کی حالت عجیب ہے اگر ذرا سفید بال آجا دیں تو کہتا ہے کہ میری عمر تو کچھ بڑی نہیں نزلہ ہو گیا تھا یا کچھ صدمہ پہنچا تھا اس سے بال سفید ہو گئے۔ عمر تو چھوٹی ہے۔ اور اگر ساٹھ سال کو پہنچ گیا ہے تو کہتا ہے۔ اب بھی ضعف کیسے نہ ہو۔ ستر اسی سال تو عمر ہو گئی ہے۔ غرض کسی زمانہ میں بھی اپنی کمزوری کو قبول نہیں کرتا۔ تعلی اور بڑائی چاہتا ہے لیکن کمزوری کا یہ کمال ہے کہ جب کوئی نصیحت کرو اور انبیاء کے طرز پر چلنے کا طریق تبلاؤ کہدیتا ہے کیا میں نبی ہوں یا ولی ہوں ایسے لوگ جھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ انبیاء کے اُسوہ پر چلیں اور اسپر بڑی تاکید فرمائی ہے۔

چار پیارے

فرمایا۔ مینے جب سے ہوش سنبھالی ہے۔ صوفیا فقہا۔ محدثین اور فلاسفر۔ ہر چہار سے مجھے محبت رہی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ کیونکہ وہ اپنی کتب میں چاروں کے جامع ہوتے ہیں۔

شریر سے قطع تعلق رکھو

فرمایا۔ مومن کو چوکس رہنا چاہیئے اور بدمعاش سے قطع تعلق رکھنا چاہیئے ورنہ بدمعاش اور مومن اکٹھے رہتے ہوں تو جب اُسپر عذاب آتا ہے اسپر بھی اسکا اثر پڑتا ہے ایک شخص نے آپ بیٹھا غرق ہو رہا ہے ہم بھی اسکے پاس بیٹھے رہینگے تو غرق ہو جائینگے۔

تعجب!

فرمایا: مجھے تعجب آتا ہے کہ کانپور میں مرنیوالوں کو اخبار والے شہید کہتے ہیں حالانکہ کسی کو کیا معلوم ہے کہ کس نیت سے وہ وہاں گئے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مرنیوالے کے متعلق ایسا نہ ورد دینے سے منع کیا ہے کہ وہ ضرور ضرور بہشتی ہے پھر تعجب ہے کہ اُن مقتولین کیواسطے جنازے پڑھے جاتے ہیں حالانکہ شہدا کیواسطے جنازہ نہیں ہوتا۔

مولوی ابوالقاسم صاحب

فرمایا۔ مینے ابوالقاسم نانوتوی صاحب کو دیکھا ہے بڑے تیز آدمی تھے۔ فلسفیانہ طبع تھے ہر سوال کا جواب فوراً دیتے تھے دیانند انکے مقابلہ میں آنے سے ڈرتا تھا ایک دفعہ حدیث پڑھا رہے تھے ایک حدیث میں آیا کہ آخری زمانہ میں مال کم ہو گا اسکے بعد ایک اور حدیث آئی کہ کسی جگہ سونا نکلیگا۔ مینے چاہا کہ سوال کروں ابھی میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ "حضور پہلی" تو فوراً سمجھ گئے۔ اور جھٹ جواب دیا کہ میاں کیا تم نے چراغ بجھتا ہوا نہیں دیکھا میں ہی جواب سمجھ گیا اور خاموش ہو گیا مطلب یہ تھا کہ بجھتے چراغ کی روشنی یکدفعہ آخر میں اُٹھتی ہے یہ آخری جوش تھا۔ فرمایا انکی دو کتابیں بہت عمدہ ہیں مگر عبارت عام فہم نہیں۔ ایک تقریر دلپذیر۔ دوسری قبلہ نما۔

ظاہر کا باطن پر اثر پڑیگا

فرمایا ایک شخص نے ہمیں خط لکھا ہے کہ ہندو جو مسلمانوں کے ساتھ عداوت و کینہ رکھتے تھے اب بظاہر انھوں نے وہ عداوت چھوڑ دی ہے مل بیٹھتے ہیں اور کسی بغض کا اظہار نہیں کرتے لیکن افسوس ہے کہ ان کے دل پہلے سے بھی زیادہ کینوں سے بھری ہوئے ہیں اور اندر ہی اندر بہت دشمنی دل میں رکھتے ہیں۔ مینے اس خط کو پڑھکر بہت توجہ کی اور بالآخر مجھے یہی معلوم ہوا کہ یہ ظاہری محبت باطن پر بھی اثر کریگی اور اندر کے کینے اور بغض بھی رفتہ رفتہ نکل جائیں گے۔ پس یہ خوشی کی بات ہے نہ کہ غم کی۔

باپ یا بیعت مقدم کیا ہے؟

ملک اڑیسہ کے ایک نوجوان کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں مسیح موعود پر ایمان رکھتا ہوں لیکن اگر بیعت کا ارادہ ظاہر کرتا ہوں تو میرا باپ رونا دھونا شروع کر دیتا ہے۔ فرمایا:۔ اسکو لکھ دو کہ اگر تم اس کو اسلام سمجھتے ہو کہ مسیح موعود کو قبول کرو اور بیعت میں داخل ہو تو پھر باپ کچھ کرے وہ جو اس کا جی چاہے باپ کے راضی رکھنے کی خاطر اسلام کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

اخبار قادیان وبلدان احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے پانچوں نماز خود مسجد اقصیٰ میں پڑھاتے ہیں اور سب درس دیتے ہیں۔ بعض وقت ضعف بہت ہی ہوجاتا ہے۔ اور مسجد اقصیٰ کے دو زینوں پر چڑھنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ ہمت عطا کی ہے کہ ذرہ بھی طاقت ہو تو پھر مسجد میں آنے سے رہ نہیں سکتے اللہ تعالےٰ کی عبادت اور خلق سے بھلائی ہردم آپ کو مدِ نظر ہے۔ اہلبیت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے حضرت صاحبزادہ صاحب بھی قرآن شریف کا درس دیتے ہیں خواجہ صاحب کا تازہ خط اسی صفحہ پر درج ہے۔ برادر سید ولی اللہ شاہ صاحب مصر سے لکھتے ہیں۔ یہاں کے حفاظ و قراء سے قرآن شریف سُنا قرآن پڑھتے ہیں مگر اُس کے مطلب سے ناواقف مداد لینے کے خواہشمند۔ حافظوں کی داڑھیاں بالکل صاف سوائے مدرسہ شیبہ رضا کے کسی مدرسہ میں قرآن نہیں پڑھایا جاتا ہے کہتے ہیں وزیر تعلیم کیطرف سے مخالفت ہے مگر موسیقی باجا سب مدرسوں میں سکھایا جاتا ہے۔ دین کے ساتھ تعلق رکھنے والے کو جاہل کہتے ہیں۔ یہاں کی تعلیم یافتہ سوسائٹی ہمارے یہاں آنے پر بہت تعجب کرتی ہے کہتے ہیں مُفت فائدہ یعنی کچھ فائدہ نہیں۔

منشی فرزند علی صاحب کا خط عدن سے آیا ہے کہتے ہیں جہاز ایک روز تکلیف رہی پھر آرام رہا کئی لوگوں کو تبلیغ کی ۔

مخدومی محمد ابو الحمید صاحب احمدی ناظم چہارم عدالت دیوانی حیدرآباد مقرر ہوئے احباب سے امداد دعا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اچھے خدمت کرنے کی توفیق دے۔ برادر برکت علی صاحب شملہ سے لکھتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب نے یہاں دو لیکچر دئیے ہیں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کھلے الفاظ میں کی اور سلسلہ کی اہمیت اور خصوصیات کا بیان کیا سامعین آپ سے بڑھ کر گئے۔ لیکچر کے بعد بابو محمد حسین صاحب نے اپنے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔ میاں صاحب کی چند روزہ اقامت شملہ سے جماعت کو بہت فائدہ ہُوا ایک لیکچر حافظ روشن علی صاحب کا اور ایک میر قاسم علی صاحب کا بھی ہوا اور محمد خلیل الرحمن صاحب ایم اے کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا حضرت نے نام محمد فضل الرحمن رکھنا منظور فرمایا۔ مبارک ہو ۔

ایک بشارت

خواجہ صاحب کا تازہ خط ولایت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ان شکرتم لازیدنکم۔ دعا! دعا!! دعا!!!

دوستو خوشخبری سناتا ہوں۔ لیکن وان شکرتم لازیدنکم۔ مجھے دعاؤں میں نہ بھولو میرا نہیں تمہارا کام جو میرے ذریعہ خدا نے کرنا پسند کیا ہے بہت مشکل ہے۔ تم اس فکر میں ہو کہ کسدن کل انگلستان مسلمان ہوتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہاں جس افترا اور بہتان عظیم کا طوفان اسلام کے خلاف اُمنڈا ہوا ہے اگر اُس کا ایک حصہ بھی دور ہوجاوے تو میں عہدہ برآ ہوچکا۔ اگر چہ حسن فضلوں کے آثار میں دیکھتا ہوں وہ تو وہم وگمان سے بھی بالاتر ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ ان دنیا پرست قوموں کے نزدیک کسی پولٹیکل حیثیت میں ہماری قوم میں سے ہونا ننگ و عار ہے۔ یہاں مسلمان کہلانا بدمت ملامت و مضحکہ بنتا ہے پچھلے ہفتے ایک نوجوان کا سوتھ پورٹ سے خط آیا کہ وہ اسلامک ریویو کو متواتر دیکھ کر اسلام کی صداقت پر متیقن ہوچکا ہے۔ لیکن قوم کے مضحکہ اور ملامت سے ڈرتا ہے۔ اب اس کا کیا علاج یا تو خدا اسے جرات اور طاقت دے یا متواتر کوششوں سے اسلام کے متعلق پبلک رائے میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہوجاوے اور اسلام کو ایک معقول اور اعلیٰ مذہب لوگ سمجھنے لگ جاویں۔ تو پھر اسلام کو علی الاعلان قبول کرلیں بہرحال ہمارے سردار نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام تو تیرہ برس مصائب جھیلتے رہے اور یہاں تو ابھی تیرہ ماہ نہیں گذرے پھر کہاں محمدؐ اور کہاں اُس کے غلام کا ایک ادنیٰ غلام۔ ہاں سب ملکر دعا کرو حل مشکلات ہوجاویگا۔ آخر احمد مرسل کا کشف تو پورا ہوکر رہیگا ہاں تمنا ہے کہ جلد ہوجاوے۔ دعا کرو اور فاستبقو الخیرات کو نہ بھولو میں خدا کا شکریہ ادا کرتا ہوں میری مثال نے احمدی جوانوں میں جوش پیدا کیا۔ مختلف اطراف سے مجھے خط آتے ہیں کہ احمدی جوان طیار ہیں۔ وہ تو یہ آمادگی بھی ظاہر کرتے ہیں کہ یہاں آکر کوئی مزدوری کرلیں اور خدمت دین کریں۔ بدقسمتی سے یہ قوم سخت قوم پرست ہے رنگت اور قومیت کا سوال یہاں نہایت خطرناک تعصب اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ ایک قلی کا کام بھی کسی اور سے کرانا یہ لوگ پسند نہیں کرتے۔ صرف یہاں کا سند یافتہ ڈاکٹر البتہ کچھ روزی تھوڑی بہت کما لیتا ہے۔

اس لئے اسطرف آنے سے پہلے زادراہ اور زاد سفر کا فکر کرو۔ صرف سفر کے اخراجات بہم آنے سے ہی تو تہیہ سفر کرلینا درست نہیں یہ وہ ملک ہے جہاں غربت اور محتاجی جرم ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے مجھے ایک مددگار کی ضرورت تھی۔ اُسنے مجھے دو بھیج دئیے۔ انصار اللہ نے ہمت کی جو چودھری فتح محمد صاحب کے کرایہ کا انتظام کردیا۔ لیکن یہاں پہنچ جانے کے بعد چودھری صاحب کی اور ضروریات بھی ہیں۔ ایک پونڈ فی ہفتہ فی کس معمولی گذارہ یہاں کی رہائش خوراک کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہی یہ کام ہے اور وہی سرانجام دیگا وہی من حیث لایحتسب ذرائع پیدا کردیگا۔ ہاں یہ بھی یاد رہے کہ اسوقت تک بجز آسمانی سرکار کے میں کسی زمینی سرکار کا مرہون احسان نہیں ہُوا۔ حقیقی وظیفہ تو خدا کی سرکار سے ملتا ہے اس لئے آپ لوگ دعا سے اور اپنے فرض سے فارغ ہوجاؤ ہاں وہ خوشخبری سنانی میں بھول گیا لیکن شرط یہ ہے کہ دعا کرو۔ اس ہفتہ ابھی مجھے ایک نہایت ہی عالی خاندان لارڈ نے بلایا ہے اُس کی ایک چٹھی آئی ہے وہ اسلامک ریویو کو پڑھا کرتا ہے اُس کی چٹھی کے ایک فقرہ کا ترجمہ احمدی غیر احمدی کل مسلمانوں کی خوشی کے لئے لکھ دیتا ہوں میں دل سے اُس عظیم الشان نبی کا پیرو ہوچکا ہوں ہاں میں ابھی علی الاعلان اسلام قبول نہیں کرتا اس کی وجہ یہ ہے ۔

...... آگے جو اصل وجہ ہے وہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھدی ہے اور اس لارڈ کا دستخطی کارڈ بھی بھیج دیا ہے اور وجہ بہت ہی خفیف ہے۔ اگر خدا چاہے تو ایک منٹ میں ہی رفع ہوسکتی ہے۔ چونکہ وہ خود اخفا چاہتا ہے اس لئے اُس کا نام نہیں لکھا

حضرت صاحب کو اطلاع دیدی ہے۔ تم سب دعاؤں میں لگ جاؤ۔ پریس والا مضمون پسند عام ہُوا اُس کے متعلق مبارک کے خطوط آرہے ہیں۔ یہاں کے ایک سہ ماہی بلند پایہ رسالے ایشیاٹک ریویو نے مجھ سے اجازت چاہی ہے کہ وہ اُسے اپنے رسالے میں درج کرے۔

لو خدا حافظ۔ دعا اور فرض کو نہ بھولو۔ مجھے ذیل کے پتے پر بھی خط مل سکتا ہے۔

کمال الدین

نزیل مسجد ووکنگ

انگلینڈ

خواجہ صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نوازشنامہ ملگیا۔ عزیز فتح محمد کو تکلیف چشم ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ یہ ہفتہ مبارک گذرا جمعۃ الوداع کے متعلق پڑھ کر چکا ہوں۔ عید کی نماز کیکسٹن حال لندن میں جاکر ادا کیگئی کوئی کم و بیش سو طلباء اور عمائد شہر میں سے تھے۔ اُس کے بعد خطبہ بھی بہت باتاثیر ثابت ہوا نواب صاحب بھاولپور کی طرف سے مجھے بطور امام نماز عید دس پونڈ پیش ہوئے مسجد ووکنگ بجز عمدگی عمارت اور ہر طرح کے ضروری سامان سے سوا ہے۔ خیر میں نے فرش پر تو قالین خرید کر بچھوا دیئے روشنی کا فکر تھا بجلی کی روشنی کے لئے ۲۰ پونڈ کا خرچ ہے۔ سو بحمد اللہ دس پونڈ خدا نے بھجوا دیئے میں نے وہاں اعلان کیا کہ میں اس دس پونڈ کو مسجد ووکنگ پر خرچ کرونگا۔ بعض طلباء پر خطبہ کا بہت ہی اثر ہُوا ان میں سے بعض نے وعدہ کیا کہ وہ کبھی کبھی بغرض جمعہ یہاں آسینگے خاص خبر اس ہفتہ کی یہ ہے کہ مختلف اطراف سے خطوط آئے ہیں جن میں تفحص اور استفسار اسلام کے متعلق ہے میں نے ستمبر نومبر سے سلسلہ سوال و جواب بھی رسالہ میں شروع کر دیا ہے

سوتھ پورٹ ایک علاقہ یہاں سے چھ گھنٹہ کے فاصلہ پر ہے وہاں ایک نوجوان ہے اب وہ بالکل مطمئن ہو چکا ہے لیکن پبلک کے مضحکہ اور خوف سے گھبراتا ہے۔ وہ دراصل مسلمان ہو چکا ہے جیسے وہ لکھتا ہے صرف اعلان باقی ہے دعا فرمائی جاوے۔ حضور کی نصائح پر عمل کرونگا والسلام کمال الدین ۴۔ ستمبر ۱۹۱۳ء

انگلینڈ میں اذان

حیران ہوں خواب ہے یا حقیقت۔ انگلستان ایک پرستش گاہ باطل

اُس میں ایک مسجد جو ۲۰ سال سے مقفل اس کا بانی خدا اسپر رحم کرے اس کے محراب کے اوپر سورہ اخلاص ہی لکھنا تجویز کرتا ہے شاید اس مسجد کے ذریعہ اللہ احد صمد۔ لم یلد ولم یولد خدا کی پرستش پر بیان ہو۔ آخر یہ اصحاب کہف کی اولاد ہیں۔ شاید پھر خدا صالح کی اولاد کو صالح کرے ؀

کیا خوش قسمت ہے شیخ نور احمد جس نے جب سے دنیا بنی اس سرزمین میں بالالتزام پانچ وقت اذان دی شیخ صاحب کا گرج گرج کر اللہ اکبر کہنا لذت دیتا ہے۔ مسجد میں بعد از نماز جب بیٹھتا ہوں تو وجد سا ہو جاتا ہے۔ آہ یہ انگلستان ہے یا قادیان یا احمدیہ بلڈنگس کی مسجد رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین آمین (کمال الدین)

لفافے خوب بند کرو

ڈاکخانہ والوں نے قاعدہ بنایا ہے کہ جو بیرنگ لفافے اچھی طرح بند نہونگے ان کے واسطے ڈاک منشی صاحب کو اختیار ہوگا کہ تلف کردیں خوب مگر ایسا نہو کہ لفافوں کے تلف کرنے کے واسطے منشی صاحبان کو اس سے خواہ مخواہ بہانہ ہی مل جاوے قابل غور بات ہے۔

ضرورت ناطہ

ایک لڑکی کے واسطے جس کے باپ دادا میراسی قوم سے ہیں ایک بارزگار احمدی لڑکے کی تلاش ہے۔ درخواست معرفت دفتر بدر

ظہور امام مہدی

کے ۲۴ نشان ہینڈبل نمبر ۱۲۔ میں مجمع الاخوان احمدیہ ایسوسی ایشن لاہور نے شائع کئے ہیں یہ ہینڈبل مذکورہ پتہ پر مفت مل سکتا ہے۔ احباب منگوائیں اور تقسیم کریں ؀

کیا یہ جائز ضمیمہ ہے

کوئی اخبار نویس یا قانون ڈاکخانہ کے ماہر صاحب اس امر پر روشنی ڈال کر مشکور فرماویں کہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے ہمارے پاس روزانہ آتا ہے اس میں گاہے کسی جہازی کمپنی کے اشتہار کا ایک یا نصف ورق شامل ہوتا ہے اور غالباً یہ ورق دفتر اخبار سے سب خریداران کو جاتا ہے لیکن اسپر نہ تو اخبار کی اشاعت کی تاریخ لکھی ہوتی ہے نہ لفظ ضمیمہ ہوتا ہے اگر ایسا ہی کوئی پرچہ کسی اردو اخبار میں ڈالا جاوے تو ڈاکخانہ کے افسر اسپر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ انگریزی اخبارات کے واسطے کوئی قاعدہ الگ ہو یا ایسے اشتہارات کسی قاعدہ سے مستثنیٰ ہوں ہم نے اپنی واقفیت بڑھانے کے لئے یہ نوٹ لکھا ہے۔

ضرورت نکاح

ایک احمدی بھائی نوجوان عمر ۲۵ سال آمدنی قریباً ۶۰ ماہوار۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں پہلی بی بی سے ایک لڑکی پانچسال کی ہے۔ درخواست بنام معرفت دفتر بدر آنی چاہئے ؀

آٹھ آنہ اور عنایت ہوں

ناظرین کو معلوم ہے کہ اخبار بدر ماہ مارچ ۱۹۱۳ء میں جب چھوٹے کاغذ پر چھپنا شروع ہوا تو ساتھ ہی یہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ سب خریداروں کو اخبار بمعہ ضمیمہ روانہ کیا جایا کریگا۔ اور ضمیمہ بلاضمیمہ کی تفریق اب باقی نہ رہیگی اسپر بعض اُن اصحاب نے جو عہ والا اخبار بلاضمیمہ خرید کرتے تھے عہ اور دیکر پورا کر دے اور وہ آئندہ بمعہ ضمیمہ اخبار کے خریدار ہو گئے اور اب تک انھیں اخبار بمعہ ضمیمہ روانہ کیا جاتا ہے۔ لیکن جو اصحاب پہلے بھی بلاضمیمہ خرید کرتے تھے اور اب بھی بلاضمیمہ خرید کرتے ہیں ان کے ذمہ یکم مارچ سے لیکر یکم جولائی تک کے اخبار کی بابت جو سب کو بمعہ ضمیمہ روانہ کیا گیا تھا موازی ۸ر زائد ہیں۔ ۸ر فہرست شائع شدہ میں نہیں ڈلے گئے۔ لیکن وی پی کرنے کے وقت ساتھ بڑھائے جاوینگے ؀

وہ سب صاحبان جن کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۱۳ء کو ختم ہوتی ہے ان کے نام اخبار کا وی پی ۳۰۔ اکتوبر کا پرچہ کیا جاویگا خریداران ضمیمہ کے نام للعہ کا جو غیر خریداران ضمیمہ ہیں انکے نام عہ + ۱ روپے کا۔ ۸ر بابت ان ایام کے ہیں جن میں اخبار چھوٹے سائز پر کر کے نام بمعہ ضمیمہ روانہ ہوتا رہا ہے۔

اطلاع

آجکل پادری ٹامس ہاول صاحب بڑے غیظ سے بھرے ہوئے جوش کے ساتھ اسلام کے برخلاف بہت ناپاک الفاظ سے بھرے ہوئے لٹریچر کو شائع کر رہے ہیں اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان پاک میں اشتعال انگیز الفاظ استعمال کرتے ہیں جو شاید ہی کبھی کسی پادری نے کئے ہوں اُن میں سے ایک رسالہ کا جواب میاں معراج الدین صاحب عمر نے لکھا ہے چونکہ مضمون بہت لمبا ہے اور دو حصے کرنے میں اچھا لطف نہیں رہتا اسواسطے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ۱۴ اور ۱۵ دو نمبروں کو اکٹھا کر کے پورا مضمون ۱۶۔ اکتوبر کو شائع کیا جاوے۔ اسواسطے ۹ ؍ اکتوبر کو اخبار شائع نہیں ہوگا ؀

ضرورت نکاح

ہمارے ایک احمدی بھائی پیشہ حجام کسی اپنے پیشہ ور احمدی کے ہاں اپنی لڑکی کا ناطہ کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئے ؀

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہمنے

یہ بات تمام طور پر مشہور ہے کہ مسیح کا زمانہ ایسا ہوگا کہ تمام مذاہب باطلہ مٹ جائینگے اس کی بناء حدیث کی ایک روایت ہے۔ صحیح مسلم میں مسیح موعود کے متعلق لکھا ہے دیھلک فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام یعنی مسیح کی آمد ثانی کے وقت تمام مذاہب سوائے اسلام کے فنا ہوجائینگے + اسپر ایک شخص نے سوال کیا ہے کہ اگر مرزا صاحب مسیح موعود تھے تو کیا وجہ کہ اب تک سینکڑوں جھوٹے مذہب روئے زمین پر موجود ہیں اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ اس سوال پر مفصل بحث کیجائے +

یہ اصول ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب کسی حدیث کے کوئی معنی کئے جاویں جو قرآنی آیات کے مطابق ہوں کیونکہ کلام اللہ وحی متلو ہے اس میں کوئی تغیر و تبدل یا غلطی نہیں ہوئی بعینہ خدا تعالیٰ کے الفاظ میں ہم تک محفوظ پہنچا ہے۔ لیکن احادیث وحی خفی ہیں راویوں کے روایت بالمعنی کرنے سے کامل حفاظت کے درجہ پر نہیں پہنچیں اور نہ بعینہ ان الفاظ میں روایت کی گئی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے نکلے تھے اس لئے حدیثوں کے معنی ہمیشہ وہ کرنے چاہئیں۔ جو قرآن مجید کے کھلے کھلے احکام کے مخالف نہ ہوں۔ اب اس اصول کے مطابق جب ہم مندرجہ بالا حدیث کے معنے معلوم کرنا چاہیں تو اول ہمیں قرآن مجید پر ایک نظر ڈالنی چاہیے کہ اس مسئلہ میں قرآن مجید کی کیا رائے ہے۔ اگر قرآن مجید کا منشا آپ کے اس مفہوم کے موافق ہے جو آپ اس حدیث سے سمجھتے ہیں تو ہم بھی اسے قبول کرنے کو طیار ہیں اور اگر قرآن مجید آپ کے مطلب کی تائید نہیں کرتا تو ہم آپ کے معنوں کو مسترد کر کے اس حدیث کے ایسے معنے کرینگے جو قرآن مجید کے بیان کردہ عقائد کے موافق ہوں۔ سو قرآن شریف میں اس مسئلہ کے متعلق غور کرنے کے بعد پہلی آیت جو میں آپ کے سامنے پیش کر سکتا ہوں وہ یہ ہے ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین پارہ بارہ رکوع ۱۰۔ اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کر دیتا لوگوں کو امت ایک اور ہمیشہ رہینگے اختلاف کرنیوالے۔

(ترجمہ شاہ رفیع الدین)

اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ہر بات پر قادر ہوں میری قدرت کے آگے یہ بات بالکل سہل اور آسان ہے کہ تمام لوگوں کو ایک مذہب پر اکٹھا کر دوں مگر یہ بات میری سنت کے خلاف ہے میں ایسا کام ہرگز نہیں کروں گا بلکہ دنیا میں لوگ ہمیشہ مذہب کے بارے میں ایک دوسرے سے مختلف رہینگے۔ اب آپ انصاف سے اس آیت پر مدبرانہ نظر دوڑائیں کیا پھر بھی آپ کے خیال میں ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں صرف ایک مذہب رہجاوے۔ اور باقی تمام مذاہب معدوم ہو جاوینگے۔ پھر ایک مقام پر فرماتا ہے واذ تاذن ربک لیبعثن علیھم الی یوم القیامۃ من یسومھم سوء العذاب پارہ ۹۔ رکوع ۱۱۔ یعنی خدا تعالیٰ نے یہود کے متعلق یہ اعلان کر دیا ہے کہ قیامت کے دن تک ان پر ایسے حاکم حکومت کرینگے جو ان کی شرارتوں کے باعث ان کو سخت سے سخت سزائیں دیتے رہینگے۔ اس آیت میں قرآن مجید نے کیسے واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ یہودی قوم قیامت تک روئے زمین پر رہیگی۔ اور وہ شرارتیں بھی نہ چھوڑیگی اور انھیں ایسے حاکموں سے پالا پڑتا رہیگا جو ان کا اچھی طرح سے بھرکس نکالینگے اس صراحت کے باوجود پھر کسی شخص کا یہ کہنا کہ فلاں زمانہ میں یہودی عیسائی کوئی نہ رہیگا قرآن کے کہانتک مخالف جا پڑتا ہے۔ اس آیت میں تاذن کا لفظ اور لیبعثن کا نون ثقیلہ بھی تاکید کے لئے آئے ہیں۔ کہ یہ وعدہ تمام لوگ یاد رکھیں کبھی خطا نہ جاویگا۔

پھر ایک مقام پر فرماتا ہے واغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ پارہ ۶ ع ۳ یعنی یہود اور عیسائی دونوں قیامت کے دن تک دنیا میں پائے جائینگے۔ اور اپنی شرارتوں میں زندگی بسر کرینگے۔ آپس میں بغض و کینہ ان کے دلوں میں ہوگا صلح و صفائی سے زندگی نہیں گذارینگے۔ پھر ایک جگہ بیان فرماتا ہے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ پارہ ۳ رکوع ۱۳۔ یعنی قیامت تک حضرت مسیح کے منکر بھی رہینگے۔ اور آپ کے ماننے والوں کا وجود بھی قیامت تک ہی پایا جاویگا۔ پھر ایک مقام پر تمام مذاہب کا مجموعی طور پر ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا پارہ ۱۷ ع ۱۱ یعنی خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام لوگ ان قویٰ کو استعمال کریں جو خدا نے انھیں بخشے ہیں اور وہ اپنے اختیار کو کام میں لا کر اپنی مرضی کے مطابق اپنے اپنے مذاہب کے طریق پر اپنے معبودوں میں عبادت کریں۔ اور یہ منشا خدا کا ہرگز نہیں کہ لوگوں سے قوت اختیاری چھین لیجاوے۔ اور سب کو ایک مذہب پر متفق کیا جاوے۔ بلکہ اس کا منشاء تو یہ ہے کہ اختلاف رائے جو انسانی طبیعت کا خاصہ ہے وہ ظہور پذیر ہوتا رہے اور لوگ اپنی مرضی کے مطابق جس مذہب کو چاہیں قبول کریں اور جس مذہب کو چاہیں رد کریں۔ اس طرح گرجے بھی آباد ہوں۔ مندر بھی پر رونق رہیں یہودیوں کے معبد بھی معمور نظر آویں۔ اور مسلمانوں کی مسجدیں بھی اللہ واحد قہار کے ذکر سے گونجتی رہیں۔ ہاں یہ بات ہے کہ قیامت کے دن پھر حساب ہو کر سچا اپنی سچائی کا اور جھوٹا اپنے جھوٹ کا بدلہ پائیگا۔ علاوہ ازیں اور بہت سی آیات اس مضمون کے متعلق قرآن مجید میں ہیں مگر طوالت کے خوف سے صرف چند آیتیں ان میں سے درج ذیل ہیں +

(۱) ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکن لیبلوکم فیما اتاکم پارہ ۶ ع ۔

(۲) فلو شاء لھداکم اجمعین ۵ پارہ ۸ ع ۱۸

(۳) ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکن یضل من یشاء ویھدی من یشاء پارہ ۱۴ ع ۱۹

اب یہ بات تو صاف ہو گئی کہ کوئی زمانہ قیامت سے پہلے ایسا نہیں آسکتا جس میں تمام لوگ اپنے اپنے مذہبوں کو چھوڑ کر اسلام کو اختیار کر لیں اور کوئی متنفس بھی کسی باطل عقیدہ پر نہ پایا جاوے ہاں ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ اپنی مرضی اور رغبت سے تو لوگوں کا ایک عقیدہ پر متفق ہونا قرآن کی رو سے محال ہے مگر حضرت مسیح لڑائیاں کر کے اور جہاد کے ذریعہ تلوار کے زور سے لوگوں کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع کرینگے۔ اور جو انکار کریگا اسے قتل کرینگے اور تمام سلطنتوں کو خاک میں ملا کر ایک اسلامی حکومت قائم کرینگے مگر یہ خیال بھی درست نہیں اور اس عقیدہ کا ابطال بھی قرآن مجید کرتا ہے۔ چنانچہ جبری طریق قرآن مجید کی رو سے ناجائز ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی پارہ ۳ رکوع ۳۔ یعنی زبردستی اور جبری طریق سے کسی کو اپنے مذہب میں لانا اسلامی طریق نہیں۔ اور نہ ایسی کارروائیوں کی ضرورت اسلام جیسے سچے مذہب کو ہے۔ کیونکہ اس کی سچائی اور اس کی صداقت خود اپنے اندر ایسی کشش اور صفائی رکھتی ہے کہ اسے جبراً

ھ تو ساتھ ہی یہ خیال رہے کہ وہ معنی قرآن مجید کی کسی آیت کے خلاف نہوں بلکہ ہمارا دستور العمل یہ ہونا چاہیے کہ قرآن کی صاف اور محکم آیات کو اصول سمجھا جاوے اور احادیث کو انکا تابع کر کے ایسے معنی کئے

سو اسکی ذرا بھی احتیاج نہیں اس لئے زبردستی بیفائدہ ہے جبر اور زبردستی تو جھوٹے مذہب والوں کا وطیرہ ہونا چاہیئے کیونکہ ان کے پاس صداقت کامل نہیں۔ پھر ایک مقام پر فرماتا ہے۔ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین پارہ ۱۱ ع اس آیت میں استفہام انکاری ہے۔ یعنی لوگوں کو مجبور کرنا کہ وہ ایمان لے آویں اور زبردستی انکو اپنے سلسلہ میں داخل کرنا۔ اسلامی تعلیم اور طریقہ محمدیہ نہیں۔ پھر تصریح سے ایک مقام پر فرماتا ہے وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا پارہ ۲ رکوع یعنی مسلمانوں کو لڑائی صرف انھیں لوگوں سے کرنی چاہیئے جو ان سے لڑیں۔ ان کے سوا اور کسی سے لڑنے کی اجازت نہیں پھر ایک مقام پر ابتداء لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے وھم بدؤکم اول مرۃ پارہ ۱۰ ع یعنی صحابہ کرام اور رسول صلعم کے غزوات پیشقدمی کے طور پر نہ تھے صرف مدافعانہ تھے۔ ابتدا کفار کی طرف سے ہوئی تھی۔ پھر علاوہ انکے سب سے قوی دلیل اس خیال کے رد کرنے کے لئے بخاری کی وہ حدیث ہے جسمیں مسیح کی آمد کا ذکر ہے چنانچہ منجملہ مسیح کی اور علامات کے ایک علامت یضع الحرب بھی رسول صلعم نے بیان فرمائی ہے۔ یعنی حضرت مسیح دنیا میں تشریف لاکر لوگوں کو کفار کے جہاد سے روکینگے۔ اور لڑائی سے ان کا کوئی سروکار نہوگا۔ اور وہ یہ تعلیم دینگے ؎

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال

اگر کوئی شخص یضع الحرب کے کوئی اور معنی کرے وہ غلطی پر ہے ہم اُسے قرآن میں اس لفظ کا استعمال دکھاتے ہیں قرآن میں لکھا ہے حتی تضع الحرب اوزارھا پارہ ۲۶ رکوع یعنی یہانتک کہ لڑائی موقوف ہو جاوے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وضع الحرب کے معنی ہیں لڑائی موقوف کرنا لڑائی کے رواج کو دور کرنا۔ قتال و جہاد کو چھوڑ دینا۔ غرض قرآن مجید کی رُو سے نہ تو خود بخود تمام لوگ ایک مذہب پر اکٹھے ہونگے اور نہ ہی حضرت مسیح زبردستی لوگوں کو اسلام میں داخل کرینگے اب حل طلب یہ مسئلہ رہگیا ہے کہ اس حدیث کے اصلی معنی کیا ہیں اور وہ حضرت مرزا صاحب پر کس طرح چسپان ہوتے ہیں۔ اس کے لئے یہ طریق ہے کہ اس حدیث کے الفاظ کی تشریح کیجاوے۔ سو قابل تشریح لفظ صرف یہی ہے یعنی تمام مذاہب فنا ہو جاویں۔ اس لفظ کو ہم قرآن شریف کی ایک آیت سے حل کرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ پارہ ۱۰ رکوع میں فرماتا ہے لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیٰی من حی عن بینۃ

یعنی حقیقی ہلاکت اور فنا جسم کے بے روح ہو جانے سے نہیں بلکہ فنا ہو جانا اور ہلاک ہو جانا دلائل کے زور سے ہوتا ہے اگر کسی مذہب کے پاس اپنی صداقت کے بڑے بڑے دلائل براہین ہیں وہ زندہ مذہب کہلائیگا اور اگر کوئی مذہب اپنے سچائی کے دلائل سے معرا اور خالی ہے تو وہ زندہ نہیں بلکہ فنا شدہ سمجھا جاویگا سو اس آیت سے اس حدیث کے معنی حل ہو گئے کہ جب مسیح موعود تشریف لاوینگے وہ اسلام کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ہزاروں لاکھوں براہین سے کام لینگے اور تمام مذاہب باطلہ کا بڑے زبردست دلائل سے رد کر دینگے۔ اور انکا بطلان ایسے بدیہہ طور سے ثابت کرینگے کہ گویا ان مذاہب کو فنا کر دینگے۔ اور تمام مذاہب کے لیڈروں کو مقابلہ کے لئے بلاوینگے مگر کوئی مقابلہ کے لئے نہ آویگا۔ اور جو ہمت بھی کریگا وہ ہلاک ہو جاویگا۔ اور مخالفین پر ایسی حجت پوری کرینگے کہ جب سے دنیا بنی ہے کبھی تمام مخالفوں کو اسطرح پر ساکت نہیں کیا گیا۔ غرض قرآنمجید کے نزدیک کسی مذہب کا فنا ہونا اس طرح ہوتا ہے کہ وہ مذہب دلائل کے زور سے جھوٹا ثابت ہو جاوے اور اس کے بطلان پر بیسیوں ثبوت بہم پہنچ جاویں اور کسی مذہب کا زندہ ہونا تب سمجھا جاویگا۔ جب اس کی صداقت دلائل سے ثابت کیجاوے سو رسول اللہ صلعم نے منجملہ مسیح کی اور علامات کے ایک یہ علامت بھی بیان کی ہے کہ اس کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام مذاہب فنا ہو جاوینگے۔ یعنی حضرت مسیح ان مذہبوں کو بڑے زبردست دلائل کے ذریعے جھوٹا ثابت کرینگے اور ان مذاہب کا باطل ہونا دُنیا پر اظہر من الشمس کر دینگے سو ان مذاہب کا یہ باطل ہونا ہی ان کی فنا ہو گی اور اس طرح سے وہ دلائل سے عاجز آکر فنا ہو جاوینگے۔ ان معنوں کی تائید قرآن مجید کی ایک اور آیت سے بھی ہوتی ہے وہ یہ ہے۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون پارہ ۲۸ ع یعنی ایک زمانہ آنے والا ہے کہ خدا تعالےٰ ہدایت اور سچے مذہب کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دیگا اگرچہ اُس وقت کے مشرک اس بات کو ناپسند بھی کرینگے اس زمانہ کے متعلق مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ اس آیت سے بھی یہ حدیث حل ہو گی کہ مسیح کے زمانہ میں جھوٹے مذہب موجود تو ہونگے مگر مسیح کے ذریعہ خدائے تعالیٰ اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کر دیگا اور جھوٹے مذہب مغلوب ہو جاوینگے۔ اور ان کا مغلوب ہونا ہی انکی فنا متصور ہو گی اس آیت میں ولو کرہ المشرکون کا فقرہ بھی ہماری طرف سے ایک دلیل ہے یعنی مسیح کے زمانہ میں مشرکین بھی ہونگے اور وہ اسلام کے غلبہ کو اور اپنی ہزیمت کو بنظر کراہت دیکھینگے۔ اگر سائل کے خیال کے مطابق حضرت مسیح کے زمانہ میں سب لوگ مسلمان ہو جاوینگے تو مشرکین کہاں ہونگے جن کے متعلق قرآن مجید بیان کرتا ہے کہ وہ مسیح کے غلبہ کو ناپسند کرینگے۔ اب اس کے بعد معاملہ آسان ہو گیا اور دریافت طلب یہ بات رہگئی کہ آیا حضرت مرزا صاحب نے واقعی طور پر غیر مذاہب کو فنا کر دیا اور کہ آپ لیظھرہ والی آیت کے مصداق تھے یا نہیں اس کے لئے ہم مرزا صاحب کے کارناموں پر ایک اجمالی نظر ڈالتے ہیں تو واقعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب ہی وہ مسیح موعود تھے جس نے دُنیا کے تمام مذاہب کو فنا کرنے کے لئے دُنیا میں مبعوث ہونا تھا۔ چنانچہ پہلے دھریوں کو لو آپ نے انھیں سمجھایا کہ تم خدا کی ہستی کا انکار کرتے ہو صرف اس لئے کہ تمھارے پاس اس کا ثبوت نہیں۔ مگر میں تمھیں ایک فیصلہ کن راہ بتاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے مجھے آئندہ زمانہ کے متعلق خبریں بتاتا ہے اگر فرض کیا جاوے کہ کوئی ہستی ورا الورا نہیں تو کیا وجہ کہ میری پیشگوئی حرف بحرف سچی نکلتی ہے۔ اور جس بات کی خبر میں پیش از وقت دیتا ہوں وہ بعینہ اسی طرح پوری نکلتی ہے۔

پھر آپ نے آریوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا کہ تمھارا یہ کہنا کہ وید کے سوا اور کوئی الہامی کتاب نہیں غلط ہے بلکہ قرآن مجید اس سے بڑھ کر عظیم الشان الہامی کتاب ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ لوگ اسپر عمل کر کے بڑے بڑے اولیا، اور صاحب کرامت انسان بنگئے ہیں اور قیامت تک بنتے رہینگے لیکن وید میں یہ خاصیت نہیں اور اس کو پڑھ کر اسپر عمل کر کے کوئی شخص صاحب کرامت نہیں بنتا اگر تمکو بات باور نہیں تو اچھا میں قرآن کا ایک خادم تمھیں اطلاع دیتا ہوں کہ تمھارا ایک مذہبی لیڈر اور وید کا استاد لیکھرام ولد تارا رام فلاں مدت کے اندر ایک ہیبت ناک طریقہ سے مارا جاویگا میرے خدا کا یہ اٹل منشا ہے اب اگر تمھارا وید والا پرمیشور قادر ہے تو اسے بچالے۔ آخر کار لیکھرام کی موت کا دن آپہنچا اور وہ ایک غیر معمولی طریقہ سے قتانی الثار کیا گیا۔ اور چار و نطرف

آریوں کے گھر میں ماتم بپا ہو گیا اور اسطرح اس مجدد کے ہاتھ سے آریہ مذہب فنا ہو گیا - اس کے بعد عیسائیوں کی طرف توجہ کی اور فرمایا کہ تمھارا مذہب صرف ایک تاریخی واقعہ پر مبنی ہے تمھارے خیال میں مسیح دنیا میں آیا اور شریعت کو منسوخ کر کے لوگوں کے گناہ اٹھاکر ان گناہوں کی مزدوری بھگتنے کے لئے صلیب پر چڑھ کر لعنت کا طوق گلے میں ڈالکر جہنم واصل ہوا اس لئے اب شریعت پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں - مخلوق کے گناہوں کو خدا کا بیٹا لے گیا مگر ہم نے خود تمھاری کتابوں سے ثابت کر دیا ہے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوا بلکہ ایک سو بیس برس تک زندہ رہکر اپنی طبعی موت سے کشمیر میں فوت ہوا - سو چونکہ وہ صلیب پر نہیں مرا بلکہ بچ گیا اس لئے کفارہ بھی غلط ثابت ہوا اور تمھارے گناہ تمھارے ذمہ پڑھے گئے - اب پھر شریعت کی ضرورت پڑی اور پھر ایک قانون کی احتیاج پائی گئی اور تمھارے مذہب کا تانہ بانہ بگڑ گیا - غرض دنیا کا کوئی مذہب نہیں جسکو حضرت اقدس نے چیلنج نہ دیا ہو کہ آؤ میرے ساتھ مباحثہ کر لو جسقدر دلائل اسلام کی صداقت کے میں پیش کرتا ہوں ان کا پانچواں حصہ بھی تم اپنے مذہب کے سچا ہونیکا پیش کرو - اگر دلائل سے عاجز ہو تو آؤ دعا میں مقابلہ کرو ایک طرف میں اپنے خدا سے کہ حضرت [illegible] کا خدا ہے دعا کروں گا [illegible] طرف تم اپنے اپنے خداؤں کو پکارو پھر دیکھو کس کا خدا قادر مقتدر ہے اگر اس معیار سے بھی تم فیصلے کے لئے تیار نہیں تو معجزات دکھاؤ پیشگوئیاں کرو - اس میدان میں بھی میں ہی سبقت لیجاؤنگا - غرض صداقت ثابت کرنیکا کوئی پہلو نہیں جس میں حضرت اقدس نے غیر مذاہب والوں کو چیلنج نہ دیا ہو آپکی اسّی کے قریب کتابیں ایک توپ کا حکم رکھتی ہیں جس نے تمام مذہبوں کو عصف ماکول کی طرح کر دیا ؎

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

آسٹریلیا میں جانا کیسا ہے

ایک احمدی بھائی کو آسٹریلیا میں جانے کا شوق ہوا اس واسطے وہاں سے خبر منگوائی گئی وہاں سے ایک ہندوستانی بھائی نے جو حالات لکھے ہیں وہ اطلاع عام کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں

"آسٹریلیا میں آنے کی ایشیا والوں کے واسطے سخت ممانعت ہے بلکہ ایک دفعہ ایک بادشاہ جسکو بادشاہ جہور کہتے ہیں گھوڑے خریدنے کے واسطے آیا جسے لاکھ سے زیادہ روپیہ اس ملک والوں کو دیکر انکے گھوڑے لیجانے تھے جو جوب وغیرہ میں اُن سے کئی درجہ بہتر وہ خرید سکتا تھا لیکن اُنھوں نے اُترنے ہی نہ دیا کہ ایشیا والے یہاں نہیں آسکتے - آخر اسنے سلطان کو تار دیا سلطان نے انگلینڈ میں بادشاہ کو تار دیا اور پھر انگلینڈ سے بادشاہ نے تار دیا کہ اسکو مت روکو جسپر اُنھوں نے اسکو اُترنے کی اجازت دیدی مگر وہ نہ اُترا اور واپس جہاز میں انڈیا کو روانہ ہو گیا -

آپ بہت سخت تکلیف کے بعد ہندوستان سے اجازت لے سکتے ہیں جو مشکل سے ایک سال تک رہنے کیلئے منظور ہو جاویگی - اور یہاں پر کوشش کر کے ایک تھوڑی سی مدت اور مل جاویگی - لیکن بہت تھوڑی اور بڑی مشکل سے اور دس بیس پونڈ خرچ کرنے کے بعد - پس اس تکلیف کے بعد اگر ایک وقت تک اجازت مل بھی گئی تو وہ بہت تھوڑی ہوگی اور اس تھوڑے سے وقت میں کیا کیا جاویگا - یہ تو عرض ہوئی اس ملک میں آنے کی نسبت تجارت کا یہ حال ہے کہ کل تجارت کا معاملہ اُنھوں نے اپنے ہاتھ میں ایسی تجویز سے رکھا ہوا ہے کہ دوسرے کو چانس دیتے نہیں اور کل کے کل اندر ہی اندر اپنے دلوں میں ایشیا والوں سے ایسا کینہ رکھتے ہیں کہ جسکا بیان قلم سے نہیں ہو سکتا - اگرچہ اخبارون میں [illegible] کے دل کا حال اچھی طرح ظاہر ہوتا رہتا ہے مگر پھر بھی دل میں اس اظہار سے کئی درجہ بُرا سمجھتے ہیں - جو ان کے برتاؤ سے ہم محسوس کر رہے ہیں - اور لین دین اور بول چال اس جگہ کرتے ہیں جہاں مجبوراً انکو ایسا کرنا پڑتا ہے یہ تو ہوا بڑی بڑی تجارتوں کا معاملہ مثلاً دوکان وغیرہ کرنا یا اس سے بھی کوئی بڑی تجارت کھولنا جسمیں یہ بالکل چانس دیتے ہی نہیں - باقی رہا پھیری وغیرہ کا یہ حال ہے کہ ویسٹرن آسٹریلیا کے بغیر دوسرے ملکوں میں لیسنس لیکر لوگ پھیری کر رہے ہیں جس میں دو پونڈ سے لیکر دس پونڈ تک وہ کما لیتے ہیں جس میں چنداں بڑی پونجی کی ضرورت نہیں ہوتی مثلاً سو پونڈ ایک بہت بڑی رقم ہے ایسا کام کرنے کے واسطے ویسٹرن آسٹریلیا میں بھی پہلے لیسنس تھا جو ایک مدت سے اُنھوں نے بند کر دیا ہے مگر یہاں کے جتنے ہندوستانی تھے اُنھوں نے پھیری نہ چھوڑی اگرچہ ہر ایک کو دو دو چار چار دفعہ جرمانہ بھی ہوا قید کی بھی دھمکی دی گئی مگر وہ پھیری کرتے ہی رہے آخر کار اُنھوں نے خود بھی ترس کھاکر یہ سمجھ لیا کہ یہ کریں تو کیا کریں کوئی دوسرا کام تو کرنے کو ہم نہیں چھوڑتے پھر کسی نہ کسی طرح تو انھوں نے گذارہ کرنا ہے - یہ سوچکر پکڑنا چھوڑ دیا اگر کبھی کمبخت پولیس والا پکڑ بھی لیتا تو عدالت دو چار شلنگ جرمانہ کر دیتی - بلکہ یہ بھی کہدیتی کہ ان کو مت پکڑا کرو - خیر وہ دس دس پونڈ کا جرمانہ اور قید اور ملک بدر کرنے کی دھمکیاں جو دیجاتی تھیں اُنسے چھوٹے - آہستہ آہستہ یہ اجازت ہو گئی کہ میونسپلٹی کو یہ اجازت دی گئی کہ وہ جسکو چاہیں لیسنس دیدیں مثلاً لاہور میونسپلٹی اگر چاہے تو نہ دے شاہدرہ والی چاہے تو دیدے - پس جہاں لیسنس ملے وہاں پھیری کرو - اگرچہ جہاں لیسنس نہیں دیتے وہاں بدستور لوگ پھیری کر رہے ہیں - لیکن ایسی جگہ پکڑے جانے پر جرمانہ ہو جاتا ہے - جو کبھی کبھی ایک مدت کے بعد کوئی پولیس والا اپنے کینہ کے سبب ایسا کرتا ہے - تو کچھ نہ کچھ جرمانہ ہو جاتا ہے - مگر عموماً پکڑنے کی کوشش نہیں کرتے - پس یہ حال ہے یہاں کی چھوٹی تجارت کا اور جو پھیری کر رہے ہیں وہ دو پونڈ سے لیکر دس پونڈ ماہوار کما لیتے ہیں خوراک نکال کر خوراک کا خرچ آٹھ شلنگ سے ایک پونڈ ایک ہفتہ تک ہو جاتا ہے - آب وہوا بہت عمدہ ہے - آنے کا خرچ بمبئی سے فریمنٹل تک ۱۳ پونڈ سے ۱۵ پونڈ تک ہوتا ہے - جرمن جہاز اچھا ہے ورنہ پھر فرنچ جہاز سہی - پی اینو میں تھرڈ کلاس نہیں اس میں ایک دو پونڈ اور خرچ ہونگے - اور تبلیغ کے واسطے بغیر خواجہ کمال الدین ثانی کے ناممکن ہے اور کم از کم دو آدمی آنے چاہئیں - رہنے کے لئے مکان کرایہ پر مل سکتے ہیں - اور کرایہ مختلف جگہوں میں مختلف ہے - یعنی چھ سات شلنگ ہفتہ سے لیکر چھ سات پونڈ ہفتہ تک ہے - اس ملک میں حسب ذیل لیسنس مل سکتے ہیں پھل بیچنے کا فروٹ بیچنے کا آئس کریم بیچنے کا - بوتل جمع کرنیکا - پھیری کر کے کپڑا بیچنے کا لیسنس وغیرہ وغیرہ مگر ہر ایک حالت میں میونسپلٹی کو اجازت ہے - جسکو چاہے لیسنس دے - جسکو چاہے نہ دے - قانون اس کو کمپل نہیں کر سکتا کہ ضرور فلانے کو دو اور فلانے کو نہ دو - اور یہ قانون ایشیا والوں کو بہت تکلیف دیتا ہے - کیونکہ ان کو ہمیشہ لیسنس دینے والوں کیساتھ عاجزی سے بات کرنی پڑتی ہے - بمبئی سے جو صاحب آویں میرے خیال میں اگر وہ روٹی بغیر ٹکٹ لینا چاہیں تو وہ حاصل کر سکتے ہیں اور اگر کھانے کے ساتھ ٹکٹ لیویں تو فرنچ جہاز پر ۱۳ پونڈ لیوینگے اب اگر زیادہ یا کم نرخ ہو گیا ہو تو میں کہہ نہیں سکتا لیکن روٹی کے ساتھ ٹکٹ لینے میں بھی کچھ نہ کچھ آپ کو ساتھ لینا ہوگا اور بمبئی سے شاید بغیر فرنچ بوٹ کے دوسرا آپ کو نہیں مل سکتا - مگر کلمبو سے ہر ایک بوٹ مل سکتا ہے بمبئی سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اظہار درد

آہ اے کمزور قلم - کم علمی - محدود لیاقت نا مکمل تحریر نحیف دماغ تو کس طرح دردِ دل کا اظہار کر سکے اور وہ کون سی معجزانہ طاقت آئے کہ کم از کم تو اعلیٰ دماغوں - پرزور تحریر والی زبردست قلموں کا مقابلہ تو نہیں مگر کم از کم کمزور و نحیف جواب ہی دے سکے - آہ دے بھی تو ع صدا الطوطی کی سنتا کون ہے نقار خانوں میں - آہ اے فرقہ اناث اے خدا تعالیٰ کی کمزور مخلوقات و غریب ہستی تیری بدنامیاں الزام بیگناہ اسقدر بڑھے ہوئے ہیں کہ اگر تیرے حقوق حکیم علیم سمیع بصیر مالک و خالق قادر مولا بھی ایک خیرخواہ بنی نوع انسان کے ذریعہ بیان نہ کرتا تو زبردست حکومت والی زبردست طاقتیں تجھے ایک دم میں مسل ڈالتیں تباہ کر ڈالتیں دنیا سے نابود کر کے بھی ان کا بغض و کینہ نہ مٹتا مگر اے سلامتی کے شہزادے اے وہ کہ جس کیواسطے دو جہان مالک ارض و سما نے پیدا کئے تجھ پر ہزارہا سلام و رحمتیں نازل ہوں کہ آپ نے کمزوروں عاجزوں پر اپنی "رحمۃ للعالمین" کا خطاب ثابت کیا - یہ چند فقرے زبان قلم سے مجبوراً درد دل نے لکھوا دیئے مگر اصل مختصر سوال یہ ہے کہ عورتوں پر مردوں نے اپنے نزدیک جو کیا ہے کیا مثال قائم کی کہ ان کو مخالفت نکاح ثانی کی تھی - مسرف جاہل کا خطاب اکثر مسلمانوں کے جملہ فرقہ ہائے عالم میں دیا جاتا ہے - اب میں جستہ جستہ ان سوالات کا جواب حتی المقدور لکھتی ہوں - خدا تعالیٰ ان فقروں میں برکت ڈالے - اور پُر اثر ہوں

عورتیں ازدواج ثانی کی مخالفت کیوں کرتی ہیں؟

اس لئے کہ پہلے ہی ان پر نیک مثال مسلمانوں نے قائم نہیں کی یعنی انہوں نے نبی اکرم صلعم (روحی فداہ) کی پیروی نہ کی صحابہ کرام کی پیروی سے گریز کیا یعنی اللہ تعالیٰ مدنظر نہیں رکھا حکم رسول اکرم اور حکم الٰہی پر عمل کرنے کیواسطے نکاح ثانی نہیں کیا بلکہ اکثر مشاہدہ ہے کہ جب کسی مرد نے نکاح ثانی کا ارادہ کیا ضرور پہلے یا تو بیوی مزاج کے موافق نہیں تھی یا پھر کسی بیوہ یا کنواری کی دولت و مال کے طمع کیوجہ سے کہ اگر وہ نکاح میں آجاوے تو دولت و جائیداد مل جاویگی - سو اصل ثواب کی نیت یا رسول اکرم کی پیروی اور حکم خداوند کریم کی تعمیل تو شاذ و نادر ہی کسی مومن و مسلمان کے جی میں ہوتی ہوگی مگر پھر اس نکاح کے کرنے میں سوائے ذلت اور فساد کے کیا فائدہ ہوا یہی کہ بیٹھے بٹھائے ایک گناہ مول لے لیا ع زندہ دارن و درد سر خریدن - میں نے بڑے بڑے معزز و معتقد مسلمان گھرانوں میں مشاہدہ کیا ہے کہ پہلی سہروں کی بیاہی ہوئی بیوی سے اگرچہ کسی قدر پیار و محبت اتفاق ہو خواہ کتنی اولاد کی ماں ہوں خاصکر دامادوں والی نواسوں نواسیوں بلکہ پوتوں والی ہو معزز و محترم خاندان والی ہو مگر جسوقت دوسرا نکاح کیا اور دوسری بیوی آگئی بس سب لحاظ و شرم چولھے میں جھونک دیئے - پھر نہ بیٹیوں کی ماں کی کوئی عزت ہے نہ داماودوں کی ساس کا لحاظ - کوئی تو شرع کے حکم پر عامل بھویا رشتہ داروں کی شرم کہ مکان اور خرچ برائے نام دیکر آنکھوں سے دور کر دیتا ہے اور بہانہ یہ کہ آزادی سے بی بی رہے کسی قسم کی تکلیف بیٹیوں بچوں کو نہو اور کسی نا خدا ترس اور اکثر اسی پر عمل ہے کہ کبھی خبر تک نہیں چاہے وہ مزدوری کر کے پیٹ پالے یا کسی بیٹی داماد کے دروازے جا بیٹھے نہ ان کو بدنامی کا خیال - خدا کا خوف تو پہلے ہی نہیں ہوتا اپنی رنگ رلیوں میں مست مگر تعجب تو یہ کہ اگر وہ مصیبت ماری حرف شکایت زبان پر لاوے تو واجب القتل اور قابل قطع تعلق گردانی جاتی ہے خیر یہ تو اس قدر لمبا قصہ ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آتا اور یہ مختصر لکھتا ہے - غرضیکہ پہلی ہی مردوں نے مثال نیک قائم نہیں کی سو یہ تو مسلم بات ہے کہ مظلوم آخر ظلم سہ کر پتھر بن جاتا ہے - پھر وہ جو کچھ نہ کرے تھوڑا ہے سو ہماری بہنیں ایسی حالت میں احکام خدا بھی بھول گئیں - اور اگر ذرہ بھر کوئی ازدواج ثانی کا نام ہی لیوے تو خانہ بربادی پہلے شروع ہو جاتی ہے ❊

کیا عورتیں واقعی نکمی رہنا چاہتی ہیں -

رہی یہ بات کہ عورتیں نکمی اور سست اکثر ہیں - یہ بات غلط اور کہنے والے کو کیا کہوں میرے خیال میں اول تو جس بی بی کو اللہ تعالیٰ نے گھر خاوند اولاد دی ہے وہ تو ایک دم بھی با فراغت نہیں رہتی - بچوں کا سنبھالنا خانہ داری کے مختلف کام اس قدر ہوتے ہیں کہ بادشاہت جتنا انتظام کرنا ہوتا ہے اور اگر اس پر کچھ لکھوں تو ایک دفتر درکار ہے - ہاں اگر بدقسمتی سے کوئی خالی ایک ہی عورت ہو تو پھر وہ ہر طرح اپنا پیٹ پال سکتی ہے کوئی محنت مزدوری سے کوئی کسی نہ کسی کام سے بقدر اپنی ہمت کے کوئی نکما پن پسند نہیں کرتا جس کے پاس جو ہر ہو اور اسے بچپن میں ماں باپ نے سلائی - کشیدہ کا لکھنے پڑھنے وغیرہ کا جوہر سکھایا ہوا ہو - وہ کبھی بیکار نہیں بیٹھتی بلکہ میں نے ایک یتیم لڑکی کو دیکھا ہے کہ وہ جوتیوں پر اور ٹوپیوں پر طلا کاری کر کے جو اس کے خاوند نے اسے سکھلایا تھا - بہت سا روپیہ کماتی تھی -

مسرف اور جاہلیت کا الزام عورتوں پر

عورتیں مسرف ضرور اسی سے کہلاتی ہیں کہ انھوں نے بیگانہ مال خرچ کر کے زیور - کپڑا زینت کی چیزیں بنائی ہوئیں - اور اگر عورتوں کو زینت یہی کہ رنگا ہوا کپڑا - مہندی تیل - عطر - سرمہ وغیرہ - زیور - موتی - پھول نہوں تو مرد ہی ناپسند نہیں کرتے کہ ان کی بیوی سفید براق لباس میں یا موٹے ڈبل زین ٹویل - لدھیانہ کے موٹے کپڑے پہنے بغیر از زینت بیٹھی ہو - اور اسراف کیا ہے - بچوں کے مختلف ضروریات جو عورتوں کے ہوتے ہیں خاصکر لڑکیوں کے وہ مرد ہرگز نہیں جان سکتے نہ ان کو سمجھ ہی ہو سکتی ہے کہ کہاں خرچ ہوتا ہے - انکو تو روپیہ کا حساب ہوتا ہے کہ اس قدر روپیہ فلاں تاریخ دیا تھا کہاں خرچ ہوا - میں تو خیال کرتی ہوں عورتیں پرلے درجہ کی کفایت شعار ہیں یہانتک کہ انھیں کنجوس کا خطاب بھی مل جاتا ہے - رہا جاہل ہونا یہ بھی مردوں کی خطرناک ناقابل معافی غلطی ہے انھوں نے ہی جاہل رکھا خود تو لڑکیوں میں اس قدر جرأت کہاں کہ اپنے آپ علم حاصل کرنے کی سعی کرتی پھریں - سوائے اللہ تعالیٰ کے کون زمانہ پلٹا سکتا ہے - کہ ان غلطیوں کا انسداد کر سکے بیشک مدتوں کا زمانہ ہے مگر ع کجا داند حال ما سبکساران ساحل ❊

سکینۃ النساء - از قادیان -

دانتوں کی دوائی

کوئی خاتون جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتیں نہیں کرتیں اور ان کے دانتوں کو تکلیف اور ورم ہے ان کے واسطے نسخہ لکھا جاتا ہے - ریوند سوختہ

نغز جان سوختہ	صدف سوختہ	زرد چوب
۲ ماشہ	۲ ماشہ	۲ ماشہ
مازو سبز	جوز السرو	توتیا سبز
۳ ماشہ	۳ ماشہ	۲ رتی
طباشیر (پھٹکری) بریاں	دم الاخوین	مگ ارسی
۳ ماشہ	۳ ماشہ	۳ ماشہ

باریک کر کے صبح شام منہ صاف کریں -

عربوں کے پتے درکار ہیں

مصالح العرب کے واسطے کچھ پتے تو

مولوی فاضل حاجی سید عرب عبدالحی صاحب لائے تھے اور کچھ درکار ہیں۔ عرب۔ مصر۔ سامریکہ وغیرہ بلاد جہاں لکھے پڑھے عرب موجود ہیں وہاں کے دوست توجہ کریں۔ اور ازراہ عنایت ایسے آدمیوں کی فہرست داخل کریں جن کے نام تبلیغ عرب کے اوراق کا بھیجنا مفید ہو سکتا ہو۔

کون صاحب امداد کرینگے

ایک مسلمہ خاتون ہیں ان کے نام اخبار بدر ایک سال کے واسطے جناب خانصاحب غلام اکبر خانصاحب نے اپنے پاس سے مبلغ للعہ دیکر جاری کرایا تھا وہ سال ختم ہوا گیا اب پھر خانصاحب موصوف یا کوئی اور صاحب ایک سال کے واسطے اس خاتون کے لئے قیمت دے سکتے ہیں۔

نکل دا آ ع دوا ع

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

سرمہ مروارید بلوا کساںڈ والہ۔ مقوی بصر۔ مفید گرے غشا نزول الماء قیمت فی تولہ . . . . عہ

سرمہ دافع پھولانی ماشہ . . . . عہ

سرمہ بجلی۔ مفید پڑوال۔ دھند۔ سبل بیاض چشم آب چشم فی تولہ . . . . عہ

سرمہ سیرا مفید از بصارت ضعف پیری فی تولہ . . . . . . عہ

سرمہ براق مفید سلاق و سرخی پلک . . . . . . عہ

حب عامۃ الجتنین۔ اکسیر الجنین۔ اقتصر اکو دور کرتی ہیں عہ

حب مقوی باہ ممسک چار درجن قیمت ایک روپیہ عہ

دوائے بواسیر خونی ۲۰ خوراک . . . . عہ

دوائے مقوی حافظہ دافع فالج رعشہ و ضعف اعصاب چار تولہ . . . . عہ

حب مقوی باہ مصری الاثر ۲ درجن ۱۲ر

دوائے قوت باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸ خوراک . . عہ

ق - و - معرفت بدر ایجنسی - قادیان

ضرورت نکاح

ایک سیدزادی کے نکاح کے واسطے جس کی عمر بائیس سال ہے احمدی نوجوان سید خواندہ کی ضرورت ہے خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

آزمودہ مفید بے نظیر دوائیں

اکسیر سوزاک۔ آزمالو تجربہ کرلو۔

سوزاک والوں کو خوشخبری۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتے کے اندر اندر بالکل ان شاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی آزمالو۔ قیمت عہ

کشتہ لیشب مرکب

ضعف دل دل کا دھڑکنا کمی خون یرقان ان امراض کے لئے اثر مسیحائی کا رکھتا ہے ۴۰ خوراک عہ

معجون چاندنی

اس کے استعمال سے قوت باہ بیحد پیدا ہوتی ہے۔ امساک حد درجہ کا ہوگا سفرح دل قیمت ۵ تولہ عہ

مفرح کوسمبی

دل کو خوش کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ حافظہ تیز کرتی ہے۔ نسیاں کو دور کرتی ہے۔ چہرہ کو نرم کرتی ہے۔ جریان مرد و عورت کو دور کرے قیمت فی ڈبیہ کلاں عہ

ہر ایک کا پرچہ استعمال ہمراہ ہوگا۔

ع - ن معرفت بدر ایجنسی قادیان

ضرورت نکاح

ایک نو مسلم عمر ۴۲ سال ملازم در قادیان بمشاہرہ اکیس روپے کو ضرورت نکاح ہے پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے جس سے دو چھوٹے بچے ہیں جو اصحاب قادیان سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کیواسطے اچھا موقعہ ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ہونی چاہئے۔

خبریں

حاجی عرب عبدالحی صاحب ۲۹ ستمبر کو جہاز پر سوار ہوگئے۔ برادر سیٹھ اسمٰعیل صاحب نے اطلاع کی ہے میاں صدرالدین صاحب ڈسکہ سے لکھتے ہیں کہ اس گردو کے احمدیوں کو بلا کر یہاں انجمن بنائی گئی ہے چودھری نصراللہ خانصاحب والی مسجد میں جمعہ پڑھا جاتا ہے۔ عمارت فنڈ کی قسط اول روانہ ہو چکی۔ قسط ثانی اب طیار ہے اس انجمن کے بانی مولوی جان محمد صاحب ہیں۔ پریسیڈنٹ میاں بڈھے خانصاحب موسٰی والیہ ہیں۔ چودھری نصراللہ خانصاحب اس جماعت پر بہت شفقت رکھتے ہیں۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس سرمہ کے متعلق حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال اور سبل سرخی اور ابتدائی موتیابند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ عہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ۔ اصلی ممیرا جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمے کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہیں ان کے لئے بہت مفید ہے۔

سہت سلاجیت

بحیا اعظم سے نقل کیا گیا جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دق شیخوخیت و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی یرقان درد مفاصل وغیرہ کے لئے۔ نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود شیر گاؤ کیساتھ صبح کے وقت استعمال کریں قسم اول کی قیمت عہ فی تولہ قسم دوم عہ فی تولہ

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ

سوانح عمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بانی اسلام)

مرتبہ شری مہاشے پرکاش دیو جی۔ پرچارک برہم دھرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور پر افترا کر کے ہمارے سید مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو یہ ہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حقگوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید لیں قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے لکھائی چھپائی کا تذعمدہ ہے۔ اور قیمت صرف ۵ مر ہے۔ ملنے کا

نکتہ - ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ ایک نوٹ بک اپنے پاس ضرور رکھا کریں۔ بخاری صاحب فرماتے ہیں کہ علم پڑہو۔ اور کوئی حکمت کی بات کان میں پڑے۔ تو اُسے لکھ لیا کرو ❊

صفحہ ۹۴ - ابن عباس سے روایت ہے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ ائتونی بکتاب اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ کتاب میرے پاس لاؤ۔ میں تمہارے لئے کچھ لکھدوں کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ۔ عمرؓ نے اور اہل بیت نے عرض کیا (اہلبیت کا لفظ بخاری میں دوسری جگہ آیا) لکھا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیماری کی تکلیف میں ہیں۔ اور ہمارے پاس اللہ تعالےٰ کی کتاب کافی ہے۔ اسپر اصحاب میں اختلاف ہوا۔ اور باتیں بہت ہونے لگیں۔ تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ نبی کے سامنے تنازع مناسب نہیں۔ تب لوگ چلے گئے ❊

یہ حدیث سُنّی شیعہ کے درمیان معرکۃ الآراء ہے اور اسپر بہت جھگڑا ہوا ہے۔ مینے اس حدیث پر بہت غور کیا ہے اور اللہ تعالےٰ نے مجھے جو اس کی حقیقت سمجھائی ہے۔ مفصلہ ذیل باتیں اس میں قابل توجہ ہیں ❊

(۱) جو بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنا چاہتے تھے۔ آیا وہ تئیس سال کی تعلیم کے مطابق ہونی تھی یا مخالف۔ اگر خلاف ہے تو قابل وقعت نہیں۔ اگر مطابق ہے۔ تو وہ یہی ہے۔ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی نے فرمادی کہ حسبنا کتاب اللہ اللہ تعالےٰ کی کتاب ہمارے لئے کافی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھ لیا کہ عمرؓ نے میرا مطلب پالیا ہے۔ اب کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں اور فرمایا کہ اب یہاں سے چلے جاؤ ❊

(۲) اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے بعد کچھ لکھوانا ضروری اور مناسب سمجھتے۔ تو آپ لکھوا سکتے تھے۔ آپ میں قوت تھی اور سب آپکی بات مانتے تھے۔ لیکن آپنے کچھ نہ لکھوایا ❊

(۳) قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اور لن تضلوا کا مطلب حل کردیا ہے۔ ویبین اللّٰہ لکم ان تضلوا (پارہ ۶۔ سورہ النساء) یہی لفظ ان تضلوا کے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ کا منشاء یہی تھا کہ اللہ تعالی کی کتاب کے متعلق تاکید کردیں ❊

(۴) حضرت عمرؓ کا قول قرآن شریف کی اس آیت کے مطابق بھی ہے۔ اولم یکفہم انا انزلنا علیك الکتب یتلی علیہم۔ ان فی ذلك لرحمۃ و ذکرٰی لقوم یؤمنون ❊

صفحہ ۹۵ - ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے۔ اور فرمایا۔ کیا کیا فتنے اُترے۔ اور کیا کیا خزانے کھلے۔ حجرے والیوں کو جگاؤ۔ بہت عورتیں دنیا میں کپڑے پہنے ہوئی ہیں مگر آخرت میں ننگی ہوں گی ❊

آپ پر آیندہ کے حالات منکشف ہوئے دیکھا کہ دولت تو بہت ہوگی۔ مگر دولت کے ساتھ بدیاں آتی ہیں اور تجبر پھیلتا ہے اور فتنے بڑھتے ہیں اسلئے تاکید کی کہ ابھی سے راتوں کو

اُٹھ کر دعائیں کرو تاکہ آنیوالے فتنوں سے اللہ تعالی تمہیں اور تمہاری اولاد کو بچائے رکھے ❊

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آخری عمر میں ایک رات فرمایا۔ کہ آج سے ایک سو سال تک اس وقت کا کوئی انسان رُوئے زمین پر زندہ نہ رہے گا۔ آنحضرتؐ کے اصحاب میں سے سب سے آخر جو فوت ہوئے۔ عمرو بن طفیل عامر بن واثلہ صحابی تھے۔ جو ۱۱۰ھ میں فوت ہوئے اس حدیث سے ظاہر ہے کہ خضر علیہ السلام یا - - - - - - اصحاب کہف اب تک زندہ نہیں سب فوت ہوگئے ہیں ❊

صفحہ ۹۶ - بعض لوگوں نے کہا کہ ابوہریرہؓ بڑی حدیثیں سُناتا رہتا ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جوابدیا کہ ہمارے بھائی مہاجر بازاروں میں اپنی خرید و فروخت میں لگے رہتے ہیں۔ اور انصار اپنے زمین کے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں۔ پھر ابوھریرہ روٹی کھا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چمٹا رہتا ہے تاکہ پیٹ بھر کر باتیں سُنے۔ اور ایسی جگہ پہنچتا ہے جہاں لوگ نہیں پہونچتے۔ اور وہ باتیں یاد رکھتا ہے جن کو لوگ یاد نہیں رکھتے ❊

نکتہ :- ایک دفعہ میں نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ ایک دوکان ہے اور آپ اس کے مہتمم ہیں۔ مجھے فرمایا کہ تم بہی آٹا لے لو۔ تب آپ نے آٹا تول کر مجھے دیا اور ڈنڈی کے سرے سے ترازو کے پلڑے کو جھاڑا۔ مینے عرض کی یا رسول اللہ۔ آپ نے ابوہریرہ کو کوئی بات بتائی تہی۔ جس سے اُسے حدیثیں بہت یاد رہتی تہیں فرمایا۔ ہاں بتلائی تہی۔ مین نے عرض کی کہ مجھے بہی بتائیں۔ فرمایا۔ کان میں بتائیں گے۔ میں نے کان آگے کیا اور آپنے اپنا منہ قریب کیا ہی تہا کہ مجہو ایک شخص نے نماز کیواسطے جگا دیا۔ مینے یہ خواب حضرت مرزا صاحب کو سنائی۔ حضور نے فرمایا کہ جو جگانے والا تھا اس کے نام میں اس خواب کی تعبیر ہے۔ جگانیوالے کا نام نورالدین تہا مطلب یہ کہ دین کے نور بنجاؤ۔ احادیث پر عمل کرو تو خود بخود یاد رہینگی۔ سو خدا تعالی کا فضل ہے کہ مجہو اب حدیثوں کا اکثر حصہ یاد ہے ❊

ابوہریرہ نے کہا کہ حدیثوں کا ایک حصہ ایسا ہے کہ میں اُسے کسی کے سامنے بیان نہیں کرسکتا۔ اگر کروں تو خوف ہے کہ لوگ میرا گلا کاٹ دیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض پیشگوئیوں مین اون لوگوں کے حالات بیان کئے جنہوں نے آپ کے بعد شرارتیں کیں یا اون کے نام لئے (جیسا کہ یزید) ابوہریرہ نے ایسی باتیں بیان نہ کیں یہ دعا کی تہی کہ ۶۰ سنہ سے پہلے مجہے موت ملے ❊

صفحہ ۹۷ - اگر کوئی کسی سے پوچھے کہ آپ سے علم میں بڑا کون ہے تو کہنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالی جانتا ہے ❊

نکتہ :- بڑے بڑے مفسر چار ہیں ❊

(۱) حضرت علی مرتضےٰ۔

(۲) ابن عباس۔

(۳) ابن مسعود۔

(۴) ابی بن کعب۔

خضر - میرے نزدیک یہ ایک فرشتہ کا نام ہے اور یہ واقعہ حضرت موسیٰ کا معراج ہے اور جو واقعات دکہائے گئے وہ سب حضرت موسیٰ کی اپنی زندگی کے واقعات ہیں۔ جیسے

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام واقعات معراج میں بتائے گئے۔ مگر حضرت موسے اور خضر کا آگے نہ چلا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خضر نے ایکبار معاملہ تجویز کیا تھا۔ اللہ فرمایا۔ لیت موسے اسکت۔ اور آپ کو ہی جبرائیل علیہ السلام انطلق انطلق اسی واسطے فرماتے رہے۔

صفحہ ۱۰۰۔ الروح سے مراد کلام الٰہی ہے۔

قرآن شریف میں اس آیۃ کے پہلے اور پیچھے کلام الٰہی کا ہی ذکر ہے۔

تیری قوم

صفحہ ۱۰۱۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ اگر تیری قوم نو مسلم نہ ہوتی۔ تو میں کعبہ کو توڑ کر اس میں دو دروازے بناتا ایک جانے کا ایک آنے کا۔

اس پر شیعہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ عائشہ کی قوم سے فتنہ کا خوف تھا اسکی قوم اس کا باپ بھائی وغیرہ ہیں۔ حالانکہ یہاں مراد قوم قریش ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے از روئے محبت عائشہ کی طرف نسبت کی۔ غور کرو۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت کو خطاب کر کے قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ اذا قومك منه يصدون۔ اے نبی تیری ہی قوم اس سے رکتی اور روکتی ہے۔ پھر کیا حضرت عبد اللہ اور ابو طالب اور مولیٰ مرتضےٰ ایسے تھے جیسے وہ حضرت ابو بکر کو خیال کرتے ہیں۔

لبیك۔ بار بار حاضر ہوں ہروقت حاضر دربار ہوں۔

سعدیك۔ ہروقت فرمانبرداری میں طیار ہوں۔

پارہ اوّل۔ صفحہ ۱۰۴

کتاب الوضوء

باب اوّل۔ اذا قمتم الی الصلوٰۃ۔ رات کو سونے کے بعد جب اُٹھو تو وضو کر لو۔

تمام اعضاء کو ایک ایک دفعہ دھونا فرض ہے یا دو بار اور تین بار۔ اس سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ دھویا۔

بعض لوگ توہمات میں پڑ جاتے ہیں یہ جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳ بار سے زیادہ نہیں دھویا۔ تین سے کم بار دھونا بالاجماع برا نہیں۔

باب دوم۔ بے وضو نماز نہیں۔

فساء۔ بغیر آواز ہوا کا خارج ہوتا۔

ظاہر کا باطن سے بڑا تعلق ہے۔ جب ظاہری اعضاء کو انسان پاک رکھیگا۔ تو باطن کی گندگی کو کہاں برداشت کر سکیگا۔ اسمیں ایک اشارہ ہے کہ مومن کا ظاہر اور باطن پاک رہنا چاہیئے۔

باب سوم۔ اچھا وضوء۔ چاہیئے کہ اچھی طرح وضو کیا جاوے ایسا نہ ہو کچھ تر ہو کچھ خشک رہ جاوے۔

نعیم المجمر۔ ایک صحابی تھے۔ ان کا نام نعیم تھا۔ عبد اللہ کے بیٹے تھے۔ مجمر ان کو اس واسطے کہتے تھے کہ مسجد میں دھونی دینے کا کام اون کے سپرد تھا۔ افسوس ہے کہ یہ سنت اب بالکل اُٹھ گئی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کچھ چیزیں لے کر اپنے کپڑوں میں دھونی دیتے تھے۔ کیا خوشی کی بات ہو۔ اگر نوجوان مسجدوں کو چھوڑ کر دھونی دینے کا رواج ڈالیں۔ دھونی ان اشیاء سے طیار ہوتی ہے:۔

گوگل۔ لوبان۔ چرائتہ۔ گندہگ۔ صندل۔ ایک نسخہ دھونی کا درج ذیل ہے

دُھونی کا نسخہ

عود۔ تگر۔ صندل سفید۔ چرائتہ۔ برابر وزن۔ گوگل اور گندہگ کو الگ باریک کر کے دھونی دینا بعد اسکے مذکورہ بالا ادویہ کی دُھونی کرنا۔

باب چہارم۔ شک میں نہ پڑو۔ بعض لوگ توہمات میں پڑ جاتے ہیں کہ شاید وضو ٹوٹ گیا۔ بار بار نماز توڑ کر وضو کرتے ہیں اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے جب تک کہ آواز نہ آوے یا بدبو نہ محسوس ہو۔ وضوء کو ٹوٹا ہوا نہیں خیال کرنا چاہیئے۔

باب ۵۔ پورا وضوء کرنا۔ انگلیوں سے لے کر کہنی تک کوئی جگہ خشک نہ رہے ماتھے کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی تک کوئی جگہ خالی نہ رہے۔ پاؤں کی انگلیوں سے لیکر ٹخنوں تک کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

قرآن شریف میں سابغات کا لفظ اس جنگی لباس کے واسطے ہے جو سارے بدن کو ڈھانپ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کے متعلق بھی یہ لفظ آیا ہے۔

لم یسبغ الوضوء۔ پورا وضوء نہ کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ راستہ کا غبار وغیرہ بدن سے اچھی طرح نہ اترا تھا۔

لم یصل۔ مغرب کے بعد عشاء سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی نماز نہ پڑھی اور ایک اور صحابی کہتا ہے کہ پڑھی تھی تو یہاں ان دونوں روایتوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ لیکن دراصل جھگڑا کوئی نہیں۔ ایک نے دیکھا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حج میں عرفات سے واپس آئے۔ تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ دوسرے کو یہ موقعہ نہیں ملا کہ وہ آپ کو پڑھتے ہوئے دیکھتا۔ دونوں سچے ہیں۔ مگر جس نے دیکھا۔ اس کی بات کو مضبوط سمجھ کر ہم مان لیتے ہیں۔

باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ